اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

325

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۸ھ | یوم یک شنبہ | مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۱۴

معاصر "احسان" کی خوش فہمی

جماعت احمدیہ نہ جہاد بالسیف کی منکر ہے۔ اور نہ موجودہ جنگ جہاد بالسیف ہے

معاصر "احسان" جب سے نئے ہاتھوں میں آیا ہے۔ اس میں ایک گونہ خوشگوار تغیر نظر آرہا تھا۔ اور توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ ہوشمندی اور معقولیت سے کام لیتا ہوا ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ لیکن ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں "بزرگانِ قادیان" کے عنوان سے جو مختصر سا نوٹ اس نے شائع کیا ہے۔ اسے پڑھ کر ہمیں بے حد مایوسی ہوئی اور ہم حیران رہ گئے کہ ایک روزانہ اخبار کا عملہ اس درجہ مدہوش اور اتنا ناواقف بھی ہو سکتا ہے:۔

اس نوٹ میں یہ ذکر کرتے ہوئے کہ "مرزا بشیر الدین محمود امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں آپ نے اپنی اور اپنے پیروؤں کی خدمات جنگ کے لئے پیش کی ہیں"۔ "پیغام کے الفاظ یہ" درج کئے ہیں۔ کہ "میں اور میرے تمام مرید اپنی حقیر خدمات اعلیٰحضرت ملک معظم کی حکومت کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو جناب والا کے سپرد کرتے ہیں۔ میں حضور کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ دربار اور اس کے مرید ہز رائل امپیریل مجسٹی شہنشاہ معظم اور ان کی حکومت کے ساتھ وفاداری کی روایات کو جاری رکھیں گے"۔

یہ تو درست ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کو ایک پیغام بھیجا جس میں جنگ کی اغراض کے لئے آپ نے اپنی اور اپنی جماعت کی خدمات پیش فرمائی ہیں لیکن حضور کا پیغام ان الفاظ میں نہیں ہے جو "احسان" نے درج کئے ہیں۔ اور تعجب یہ ہے۔ کہ "احسان" کے اسی پرچہ میں دوسری جگہ یہی الفاظ پیر صاحب مکھڈ کے پیغام کے بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہی بات درست بھی ہے۔ لیکن "بزرگانِ قادیان" کو مخاطب کرتے وقت "احسان" کو اتنا بھی یاد نہ رہا۔ کہ جن الفاظ کی بناء پر انہیں مخاطب کرنے کا شرف عطا کر رہا ہے۔ وہ ان کے لئے کسی رنگ میں بھی حجت نہیں ہو سکتے۔

اس بدحواسی کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ وہ اور بھی زیادہ حیرت انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"اس بات سے ہر شخص متعجب ہو گا۔ کہ جن لوگوں کے ہاں جہاد بالسیف اعتقاداً جائز نہیں۔ ان کی طرف سے جنگ میں پیش کش کا کیا مطلب ہے"؟

"احسان" نے یہ فقرات اس یقین اور وثوق کے ساتھ لکھے ہیں۔ کہ گویا وہ ایسی پختہ اور مضبوط بات کہہ رہا ہے جس سے کوئی شخص انکار کر ہی نہیں سکتا مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کے الفاظ میں نہ صرف احمدیت سے بلکہ عام اسلامی تعلیم سے بھی اس قدر ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ جس کی کوئی حد نہیں۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ جماعت احمدیہ میں جہاد بالسیف اعتقاداً جائز نہیں۔ تو اس کا تعلق موجودہ جنگ سے کیا ہو سکتا ہے کیا اس جنگ میں شریک ہو کر "احسان" کے نزدیک جہاد بالسیف کرنا ہے۔ اور اس میں شریک ہونے والوں کا وہی مرتبہ ہے۔ جو اسلام نے جہاد بالسیف کرنے والوں کا قرار دیا ہے۔ پھر کیا اس میں مرنے والوں کو شہید قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر یہ کہنے کے کیا معنی۔ کہ جو لوگ جہاد بالسیف کے قائل ہی نہیں۔ ان کی طرف سے جنگ میں پیش کش کا کیا مطلب؟

معلوم ہوتا ہے۔ معاصر "احسان" کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ اسلام میں جہاد کی کیا تعریف ہے جہاد کا لفظ جہد سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا۔ اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ پس جہاد بالسیف سے مراد وہ جنگ ہے۔ جو اسلام کی تائید میں ایسے کفار سے کی جائے۔ جو مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی کریں۔ اور اسلام کی وجہ سے ظلم و ستم روا رکھیں۔ ظاہر ہے کہ موجودہ جنگ میں اس قسم کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اور اسے جہاد بالسیف کے ذیل میں لانا انتہا درجہ کی جہالت اور نادانی ہے:۔

پھر یہ بھی غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ہاں جہاد بالسیف اعتقاداً جائز نہیں۔ اسلام میں جہاد بالسیف کی جو تعریف پائی جاتی ہے اور جس کا مختصر ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ پورا پورا اعتقاد رکھتی ہے۔ چنانچہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرما چکے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں اولٰئک الذین غضب اللہ علیھم ووجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں۔ اگر وہ باز نہ آئیں۔"

(نور الحق حصہ اول صـ۴۵)

یہ ہے جہاد بالسیف کی جامع مانع تعریف جس پر جماعت احمدیہ کا پورا پورا اعتقاد ہے۔ اور جب کوئی ایسا موقعہ پیش آیا کہ یہ تعریف صادق آئی تو جماعت احمدیہ ہی انشاء اللہ اس جہاد میں بھی سرخرو ہوگی۔

پس جماعت احمدیہ نہ تو جہاد بالسیف کی منکر ہے کہ کسی کو یہ کہنے کا حق ہو کہ اس کے ہاں "جہاد بالسیف اعتقاداً جائز نہیں"۔ اور نہ موجودہ جنگ میں پیش کش کا کوئی تعلق جہاد بالسیف کے ساتھ ہے ؏

پانچہزاری فوج میں نام لکھانے کے لئے پانچوں سالوں کا چندہ ادا کرنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جو پانچ ہزار سپاہیوں کی فوج کے متعلق ہے اسے پورا کرنے والے وہی احباب ہوں گے جو متواتر دس سال تک بلاناغہ قربانی کرتے چلے جائیں گے۔ بعض دوست جن کے پانچ سالوں میں سے کوئی نہ کوئی سال خالی رہ گیا ہے۔ ان کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس سال کا چندہ ادا کریں۔

کڑیاں والا کے ایک دوست مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا سال اول اور دوم خالی تھا۔ ان کو جب دفتر سے لکھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ واقعی دو سال پہلے ارشاد محبوب پر عمل کرنے سے محروم رہا مگر تیسرے سال کے شروع میں عاجز کو بذریعہ رویا میرے محبوب نے فرمایا کہ تم تحریک جدید سے بوجہ کمزوری بے شک محروم رہے۔ مگر تمہارے درد دل نے اللہ تعالیٰ کے حضور کافی گریہ وزاری کی تم کو مبارک ہو اور اپنی گود میں لے لیا۔ اس کے بعد عاجز کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اپنی جماعت کی رسید بک سے معلوم ہوا کہ اس جماعت کے تمام افراد میں سے کسی نے بھی ان تین سال میں دس روپے سے زیادہ حصہ نہیں لیا۔ اس پر عاجز نے سال سوم میں تیس روپے کا منی آرڈر کر دیا۔ سال چہارم میں پچاس اور سال پنجم میں پچپن ادا کر چکا ہوں۔ بلکہ سال ششم کے ساڑھے بھی حضور کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ اب انشاء اللہ بشرط زندگی تدریجاً ۳۵ روپے روانہ کیا کروں گا۔ رہا آپکا مطالبہ کہ جب تک خاکسار سال اول اور دوم میں حصہ نہ لے فہرست پانچہزار میں نام نہیں آسکتا۔ پچیس روپے کا منی آرڈر جس میں دس روپے سال اول اور پندرہ روپے سال دوم کے ہیں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ الحمد للہ عاجز کی طرف سے حضرت امیر المومنین محبوب رب العالمین کی خدمت میں مؤدبانہ السلام علیکم اور درخواست دعا پیش کر دیں۔

پس ہر فرد جس نے کسی سال میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اب اس سال کا چندہ بھیجکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجکر پانچہزاری مجاہدین میں نام درج کرالے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ستمبر ۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی بخار کی وجہ سے ناساز رہی۔ صبح کے وقت درجہ حرارت ۹۹.۵ تھا۔ اور شام کو ۱۰۰ درجہ کی حرارت تھی۔ مگر عام طبیعت کل کی نسبت شام کے وقت بہتر تھی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں درد اور حرارت کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کے باعث خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی مجالس کے کام کا معائنہ فرما رہے ہیں۔ اس وقت تک محلہ دار الرحمت۔ دار الفضل۔ دار البرکات۔ دار العلوم۔ حلقہ مسجد اقصےٰ اور مبارک وفضل کا معائنہ فرما چکے ہیں۔

چودھری محمد یوسف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ابن مولوی قطب الدین صاحب حکیم کے ہاں آج لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواستہائے دعا:۔ (۱) خواجہ محمد شریف صاحب جمرود کی بیوی اور لڑکے کی صحت کے لئے (۲) شیخ عبد الرب صاحب لائل پور کی صحت کے لئے (۳) قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مبلغ سلسلہ کے لڑکے کی صحت کے لئے (۴) مولوی عبد الصمد صاحب وکیل حیدر آباد کے والد ہمشیرہ اور اہلیہ کی صحت کے لئے اور ان کی مالی مشکلات کے دور ہونے کے لئے (۶) بشارت احمد صاحب میڈیکل سکول امرتسر کی امتحان میں کامیابی

احمدیہ سٹار ہوزری

یہ معلوم کرکے افسوس ہوا ہے کہ اکثر دوستوں نے سٹار ہوزری سے مال خریدنا بند کر دیا ہے۔ حالانکہ جماعت کے نمائندے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ سٹار ہوزری کے ساتھ تعاون کا وعدہ دوران مشاورت میں کر چکے ہیں۔ بنا بریں میں دوستوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد کے ماتحت توجہ دلاتا ہوں کہ سٹار ہوزری قومی سرمایہ سے قائم شدہ ہے اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور اپنے کارخانہ کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز مقامی اور بیرونی احمدی دوکانداروں کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ پورے تعاون سے کام لیں اور قومی کارخانہ کو فروغ دیں ؏

ناظر امور عامہ قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جامع کلمہ کی تشریح

انفرادی اور جماعتی ترقیات کا تعلق اختلاف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدنی و نظامی اختلاف

انسان ضعیف البنیان ہے۔ اس کی طاقتیں ہیچ اور اس کے ذرائع محدود ہیں۔ ان محدود طاقتوں کے ساتھ وہ اکیلا سب ضروریات زندگی بہم نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے مختلف افراد مختلف ضروریات زندگی کا پورا کرنا اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ مثلاً ایک گاؤں میں ہر شخص کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ بیک وقت کھیت میں ہل چلائے۔ کوئیں سے سیراب کرے۔ مویشیوں کے لئے چارہ مہیا کرے۔ فصل بوئے۔ اور کاٹے اور پھر اپنے لئے اکل و شرب اور لباس بھی فراہم کرے اگر وہ ان تمام کاموں کی ذمہ واری اکیلا ہی اٹھانا چاہے۔ تو اس کے لئے ایک کام کو سرانجام دینا بھی ناممکن ہو جائے گا۔ اس مشکل کے حل کے لئے یہ ترکیب اختیار کی گئی۔ کہ چند اشخاص ایک ضرورت کو مہیا کریں۔ پھر کچھ دوسرے اشخاص کسی دوسری ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑا اٹھائیں۔ یہاں تک کہ تقسیم عمل سے تمام ضروریات پوری ہو جائیں۔ مثلاً چند اشخاص جوتے بنایا کریں۔ تو دوسرے لوہے کے اوزار بنائیں۔ کچھ اشخاص نجاری سے متعلق ضروریات بہم پہنچائیں تو دوسرے کپڑے بننے اور سینے کا کام کریں۔ اس اختلاف عمل سے ہی دنیا کا کاروبار چل سکتا ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل عرب میں تمدنی زندگی پیدا کرنے کے لئے اختلاف امتی رحمۃ کے الفاظ فرمائے۔ اور اس طرح ان کو Division of Labour کے فوائد کی طرف توجہ دلائی۔ جس سے انہوں نے مکمل طور پر فائدہ اٹھایا۔ آج متمدن دنیا تقسیم عمل Division of Labour کے جس قدر فائدے بتاتی ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک لفظ رحمۃ ان سب پر حاوی ہے۔ نظام حکومت میں جو محکمہ جات ہوتے ہیں۔ وہ بھی اسی اصل کے ماتحت ہیں۔ امت اسلامیہ میں باقاعدہ طور پر اس کی ابتدا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں ہوئی۔ اور بنی عباسیہ کے زمانہ عروج میں اس کی تکمیل اور توسیع ہوئی۔ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں بھی محکموں کی باقاعدہ تشکیل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پرسعادت عہد میں نظارتوں کے قیام سے وجود میں آئی۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تحریک جدید کے مطالبات بھی اسی اختلاف کو احسن طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے لئے موجب رحمت ہے۔

علمی اختلاف

علمی لحاظ سے حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اول تو علمی اختلاف اس طرح رونما ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف لوگ اپنے اپنے مذاق اور علمی رجحان کے مطابق کسی خاص شعبہ علم کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو کر اس میں مہارت تامہ حاصل کریں۔ یعنی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اس علم میں ماہر فن کہلائیں۔ بنا بریں مختلف علوم کی طرف توجہ مبذول کرنے سے جو علمی اختلاف و تنوع پذیر ہوگا وہ رحمت ہے۔ کیونکہ یہی ایک طریق ہے جو علوم میں تدقیق و تحقیق کا موقعہ دیتا ہے اور اسی کے ذریعہ محققین مختلف علوم میں مہارت تامہ حاصل کر کے نئی نئی ایجادات کے ذریعہ سے رحمت کا موجب بنتے ہیں۔ مسلمانوں نے حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سمجھا۔ اور اس پر عمل کر کے اس کے فوائد سے مالا مال ہوئے۔ چنانچہ بعض نے علوم قرآن کی طرف توجہ کی اور اس میں سے نئے نئے نکات معرفت نکالے۔ بعض نے احادیث کے علم کو اپنی توجہ خاص سے مزین کیا۔ بعض نے فقہ کے مسائل کی طرف توجہ کر کے اس میں امامت کا مرتبہ پایا۔ بعض نے تصوف کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ بعض نے تاریخدانی میں نہ مٹنے والا نام حاصل کیا۔ غرضکہ مسلمانوں نے ہر علم میں تحقیق کر کے اس کی شان کو رفعت بخشی۔ یہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی ہی برکت ہے۔ کہ آج ہمکو تفسیر قرآن کے لئے امام فخر الدین رازی اور دوسرے مفسرین کبار۔ علم حدیث کے لئے مصنفین صحاح ستہ اور بالخصوص امام بخاریؒ و مسلمؒ کے اسمار گرامی نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ تفقہ فی الدین میں ائمہ اربعہ اور بالخصوص امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا نام اس رحمت کا بین ثبوت دیتا ہے۔ جو علمی اختلاف سے نازل ہوئی۔ پھر تاریخ میں علامہ ابن خلدونؒ اور محمد بن جریر طبریؒ نے جو کمال دکھایا۔ اس کے لئے تمام علمی دنیا ان کی مرہون منت ہے۔ صوفیائے کرام میں شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ اور جنید بغدادیؒ قبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ یہ اس علمی رجحان اور توجہ کے اختلاف کی ہی برکت تھی۔ جس نے یہ نامور بزرگ پیدا کئے۔ اور اسی کی طرف سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس چھوٹے سے فقرے میں توجہ دلائی کہ اختلاف امتی رحمۃ۔

حضور علیہ السلام کے ارشاد کا دوسرا علمی پہلو یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں مسلمانوں کو تحریص و ترغیب دلائی ہے کہ وہ دنیا کے تمام علوم حاصل کریں۔ کیونکہ دنیا کے تمام علوم ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ و اتحاد رکھتے ہیں۔ ایک شخص دینی علوم میں مہارت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ تھوڑا بہت دوسرے علوم۔ مثلاً علم طبعیات۔ علم حساب اور علم تاریخ وغیرہ سے واقف نہ ہو۔ اسی طرح اسی طرح ایک پیشہ ور اپنے پیشہ میں دسترس حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے علوم سے واقف نہ ہو۔

مثلاً ایک نجار یا لوہار بغیر دوسرے علوم کے تھوڑا بہت جاننے کے اپنے کام میں کمال پیدا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسی اصل کے ماتحت مسلمانوں نے دنیا جہان کے علوم حاصل کئے۔ اور ان کے خلفاء اور بادشاہوں نے ہر علم کی سرپرستی کی۔ چنانچہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ۔ بنی امیہ کے زمانہ میں دمشق اور بنی عباسیہ کے زمانہ میں بغداد علوم و فنون کے مرکز تھے۔ اس وقت جب یورپ علمی لحاظ سے مردہ ہی نہیں تھا۔ بلکہ علوم و فنون کی اشاعت میں مزاحمت اور ان کی بیخکنی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ اس وقت یہ رحمۃ للعالمین کے غلام ہی تھے۔ جو علوم قدیمہ کی سرپرستی کر کے ان کو محفوظ کر رہے تھے۔ اور نئے نئے علوم کی داغ بیل ڈال رہے تھے۔ چنانچہ ان پرستاران توحید کی برکت سے ہی ارسطو۔ جالینوس اور بطلیموس کے علوم آج تک محفوظ ہیں۔ پھر احمد بن نہوندی سند بن علی۔ یحییٰ بن ابی المنصور اور خالد بن عبد الملک جنہوں نے فلکیات میں نئے نئے انکشافات کئے۔ کیا ایسے نام ہیں۔ جنہیں زمانہ مٹا سکے نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح الکندی ماہر طبیریا لوجی اور بصریات اور مشہور کیمسٹ خالد بن یزید جو آسمان علم پر درخشاں ستارے بن کر چمک رہے ہیں۔ مسلمانوں کے شغف علمی کی ہمیشہ رہنے والی نشانی ہیں۔ خلفا بنو عباس کی علمی سرپرستی کا ذکر کئے بغیر تو متعصب عیسائی مورخ سر ولیم میور بھی نہ رہ سکا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب The Caliphate میں لکھتا ہے "بغداد میں دنیا کے دور دراز حصوں سے علما و فضلا اور حکما جمع ہوتے۔ اور اسی شہر میں خطابت شاعری۔ تاریخ۔ قانون۔ سائنس طب۔ موسیقی اور صنعت و حرفت کو عباسی خلفاء نے اپنی شاہانہ سرپرستی بخشی۔

اسی طرح مصر میں قاہرہ اور اندلس (سپین) میں قرطبہ۔ غرناطہ۔ اشبیلیہ اور طلیطلہ میں اسی امی نبی کے غلاموں نے جس طرح علوم ارضی و سماوی کی خدمت کی اس کے نشانات آج بھی باقی ہیں۔ جزیرہ سسلی (صقلیہ) میں آج بھی مزارات اور پلرمو کے کھنڈرات اپنے بلند پایہ سرپرستوں کی مدح سرائی کر رہے ہیں۔ یورپ کا مصلح مارٹن لوتھر طلیطلہ کی اسلامی یونیورسٹی سے ہی علمی دودھ پی کر گیا تھا۔ پھر سب کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائے توجہ ریلوے حکام لاہور

موجودہ ٹائم ٹیبل ریل گاڑیوں کا ایسا ہے۔ کہ اس سے ریل پر سفر کرنے والے مسافروں کی سہولت کو پورے طور پر مدنظر نہیں رکھا گیا خاصکر برانچ لائنوں پر۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود بعض جگہ کرایہ کی سہولتوں کے پھر بھی عام مسافر موٹروں کو ریلوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ مثلاً امرت سر سے بٹالہ جانے والی گاڑیوں میں دو گاڑیاں ایسی ہیں کہ تھوڑی سی توجہ سے اور چند منٹ کے ادھر ادھر کرنے سے مسافروں کے لئے خاص سہولت ہو سکتی ہے۔ ۱۳۰ ڈاؤن لاہور سے چلتی ہے اور امرت سر ختم ہوتی ہے۔ یہ امرتسر ۸-۴۳ پر پہونچ جاتی ہے۔ لیکن اس سے تین منٹ پہلے یعنی ۸-۴۰ پر امرتسر سے بٹالہ گاڑی روانہ ہو جاتی ہے۔ صرف تین منٹ کا فرق ہے جو بڑی آسانی سے نکل سکتا ہے۔ یعنی ۱۳۰ ڈاؤن لاہور سے بجائے ۷-۱۵ ساتھ بجے چلائی جائے۔ یہ لاہور سے چلتی ہے۔ اور امرت سر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر معلوم نہیں۔ ریل والوں کو کیا دقت ہے ؛

اسی طرح ۶، ڈیرہ دون ایکسپریس لاہور سے چلائی جاتی ہے۔ یہ پانچ منٹ کم چھ بجے شام کے لاہور سے چلتی ہے۔ کہیں پیچھے سے نہیں آتی۔ اگر اس کو چھ بجکر پانچ منٹ پر چلایا جائے۔ تو یہ آسانی سے پشاور تک سے آنے والی سواریاں لے سکتی ہے۔ اور اس کا تعلق امرتسر بٹالہ پٹھانکوٹ سے بڑا عمدہ ہو سکتا ہے۔ مگر ریلوے حکام ان امور کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے ؛

اس کے علاوہ قادیان سے جانے والی ٹرینوں کے لئے تو اور بھی دقتیں ہیں۔ شائد پہلے ٹائم ٹیبل کے مطابق انسان آسانی سے صبح قادیان سے سوار ہو کر ادھر کراچی میل پکڑ سکتا تھا۔ تو دوسری طرف پشاور صبح جانے والی سندھ ایکسپریس کو۔ مگر اب بالکل نہیں۔ پہلے بمبئی جانے کے لئے فرنٹیر میل کے ساتھ تعلق تھا مگر اب تعلق برائے نام ہے۔ صرف پانچ منٹ کا فرق ہے۔ اور چونکہ ریل کار اکثر بگڑتی رہتی ہے۔ اس لئے اس پانچ منٹ کا فائدہ بھی نہیں اٹھایا جا سکتا۔

ریلوے حکام کا یہ خیال اگر ہے کہ قادیان سے لوگ ان لمبی مسافت والی گاڑیوں سے فائدہ کم اٹھاتے ہیں۔ تو ان کی غلط فہمی ہے۔ اصل میں ریل والوں نے بٹالہ اور امرت سر اور امرت سر اور لاہور کے درمیان رعائتی ٹکٹ جاری کر کے ایک طرح سے قادیان سے لاہور تک سفر کرنے بلکہ امرتسر تک سفر کرنے والوں کی تعداد میں غلط فہمی پیدا کر دی ہے۔ لوگ بٹالہ اور امرت سر اتر کر سستے ٹکٹوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن اس طرح سے قادیان سے براہ راست سفر کرنے والے صرف بٹالہ تک ہی مجبوراً محسوب ہونگے حالانکہ قادیان سے ایک خاصی تعداد بٹالہ سے آگے جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قادیان سے براہ راست امرت سر یا لاہور تک ٹکٹ خریدنے والے کے لئے ریلوے نے کوئی رعایت نہیں رکھی جو ہمارے نزدیک بالکل غلط پالیسی ہے۔ امید ہے ریلوے حکام ان امور کی طرف بہت جلد توجہ فرما کر پبلک کو جائز سہولت بہم پہونچائیں گے ؛

اعلان تقرر

چودھری محمد شفیع صاحب کو حلقہ محلہ دارالرحمت قادیان کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے ؛

ناظر بیت المال قادیان

نامہ سیرالیون

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

سیرالیون مغربی افریقہ سے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ اپنی تازہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں موضع بامبوٹ کے ایک رئیس Rigba روکوپڑ تشریف لائے۔ لوگوں نے احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا کر کے مجھ سے ملنے سے منع کر دیا۔ لیکن کوشش کر کے ان سے ملاقات کی۔ اور احمدیت کے متعلق جب ان کو ضروری واقفیت بہم پہونچائی۔ تو بہت خوش ہوئے جاتے ہوئے مجھے بامبوط میں آنے کی دعوت دے گئے۔ نیز مسٹر ٹیبٹ جو Senior Agricaltaral officer ہیں ان سے ان کی کوٹھی پر جا کر ملاقات کی۔ اور احمدیت کی تبلیغ کی جس کو انہوں نے توجہ سے سنا۔ Southern Provinec کے دورہ کے لئے فری ٹاؤن بذریعہ موٹر لانچ روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن پہونچ گیا ؛

فری ٹاؤن میں ایجوکیشن آفیسر سے ملاقات کی۔ آپ مجھے ملنے کے لئے ایک دفعہ روکوپڑ بھی تشریف لائے تھے۔ اس کے علاوہ جماعت کی تربیت کا کام کرتا رہا۔ اور احباب جماعت کو تنظام کی پابندی اور باہم اتفاق کے متعلق توجہ دلائی۔

مسٹر سیف الدین المرازم جو مسلمانوں کے لیڈر ہیں ملاقات کی۔ آپ بہت اچھی طرح پیش آئے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔ اسی طرح مسٹر ضیار الدین صاحب جو مسلمانوں کے لیڈر ہیں ان سے بھی ملاقات کی۔ یہ سلسلہ کے سخت مخالف ہیں۔ مگر باوجود اس کے جب میں ان کے مکان پر ملاقات کے لئے گیا۔ تو محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔ اسی دوران میں ایک عیسائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو اپنے مکان پر بلا کر تبلیغ کی۔ یہ بالکل نوجوان ہیں۔ اور سلسلے کی طرف مائل ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے کامل امید ہے۔ کہ احمدی ہو جائیں گے۔ ان کے جوش سے امید کی جاتی ہے۔ کہ ایک کامیاب مبلغ کا کام دیں گے ؛

اس کے بعد بذریعہ ریل قصبہ BO کے لئے روانہ ہوا۔ یہ قصبہ اس علاقہ میں آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ BO کے چیف صاحب اس گاڑی میں سفر کر رہے تھے راستہ میں ہی ان سے ملاقات ہو گئی ان کو بھی خوب تبلیغ کی۔ جس سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ اس کے بعد سید ابراہیم شریف نے مجھے اپنا مہمان بنایا۔ یہ صاحب اگرچہ یہاں کے اصلی باشندے ہیں۔ لیکن اول درجہ کے جید عالم ہیں اور جہاندیدہ ہیں۔ ان کے یہاں قیام کرنے سے مجھے تبلیغ کا بہت موقعہ ملا۔ ان کی معرفت یہاں کے ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کر کے ان کو تبلیغ احمدیت کی۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے معززین کو تبلیغ کی ؛

ایک دن میں نے سید ابراہیم شریف کی مسجد میں صبح کی اذان دی۔ نماز کے لئے صاحب موصوف نے مجھے امام بنایا۔ اور بعد نماز میرے ہاتھ باندھنے پر اور بعض اور ارکان پر اعتراض کئے جس کے میں نے بحوالہ بخاری۔ مسلم۔ اور موطا امام مالک دو گھنٹہ تک مدلل جواب دیئے۔ جس کا سامعین کے علاوہ سید ابراہیم شریف پر بہت گہرا اثر ہوا۔ جب میں BO سے واپس ہونے لگا۔ تو سید ابراہیم شریف نے اپنی لڑکی سے نکاح کرنے کی تحریک کی لیکن میں نے معذرت کر دی۔ اس دوران

اہم ملکی واقعات

ڈیفنس آف انڈیا بل پر بحث

شملہ ۱۴ ستمبر مرکزی اسمبلی میں آج آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ڈیفنس آف انڈیا بل پر غور کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا سیلیکٹ کمیٹی اس کے متعلق رپورٹ پیش کر چکی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ مختلف پارٹیوں کے ممبر اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے اس بل کے پاس کرنے میں تاخیر نہیں کریں گے۔ ایک ممبر نے اعتراض کیا۔ کہ یہ بل بہت سخت ہے۔ اس پر سر عبد الحلیم صاحب غزنوی نے کہا۔ بے شک بل سخت ہے۔ مگر بحالات موجودہ اس کے سوا چارہ بھی نہیں۔ ایک ممبر نے کہا کہ اس سے مزدور طبقہ کے لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ آسام آئیل کمپنی کے ہڑتالی مزدوروں کے خلاف اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس پر کامرس ممبر نے کہا۔ کہ وہ مزدور تو جنگ کے لئے اپنی خدمات حکومت کو پیش کر چکے ہیں۔ اور بھی بعض ممبروں نے بل کے خلاف تقریریں کیں۔ اور کہا کہ ہندوستان میں سول آزادی پہلے ہی محدود ہے مروجہ قوانین ہی کافی سخت ہیں۔ آخر میں لاء ممبر نے معترضین کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس میں شک نہیں بل سخت ہے۔ اور ایسا سخت بل پہلے کبھی پیش نہیں ہوا۔ لیکن صورت حالات بھی ایسی ہے جیسی پہلے کبھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ تاہم میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس کا استعمال نہایت احتیاط سے کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کیا اس بل کو اس وقت پیش کرنا چاہیئے تھا۔ جب ویسے ہی خطرناک حالات پیدا ہو جاتے۔ جیسے ۱۹۱۴ء میں ہوئے تھے۔ ایک ممبر نے کہا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان کی حفاظت کے لئے جو کاروائی مناسب سمجھے کرے۔ مگر اتحادیوں کی امداد کے لئے اگر وہ کوئی کاروائی کرے گی۔ تو یہ قابل اعتراض ہوگا۔ لیکن کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے تحفظ کے لئے برطانیہ کا تحفظ ضروری نہیں اس کے بعد کلاز وار بحث شروع ہوئی۔ اور ۴۲ پاس ہو گئیں۔ اپوزیشن کے صرف پندرہ ممبر حاضر تھے۔ اور ان کی سب ترامیم گر گئیں۔ بل پر مزید بحث ۱۹ ستمبر کو ہوگی۔

مرکزی گورنمنٹ کی از سر نو تشکیل کا مسئلہ

وائسرائے نے ہندوستان میں فیڈرل سکیم کے نفاذ کے التوا کا جو اعلان کیا ہے اسکے پیش نظر مانچسٹر گارڈین سٹیٹسمین اور ہندوستان کے دوسرے سرکردہ اخبارات اس امر پر زور دے رہے ہیں۔ کہ مرکز میں جلد از جلد نیشنل کولیشن گورنمنٹ قائم کی جائے غیر سرکاری حلقوں کی یہ رائے ہے۔ کہ جونہی جنگ سے متعلقہ مسائل سے حکام کو فرصت ملی۔ وہ مرکزی گورنمنٹ کی از سر نو تشکیل کی طرف متوجہ ہوں گے۔ لیکن اس کی صورت کیا ہوگی۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے علاوہ شملہ سے ۱۴ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہاں کے غیر سرکاری سیاسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ حکومت ہند ایک ڈیفنس مشاورتی کمیٹی قائم کرنے والی ہے۔ جو جنگ اور حفاظت سے متعلقہ مسائل کے بارہ میں ہندوستانی لیڈروں کے تعاون کے ساتھ کام کرے گی۔ لیکن سرکاری حلقوں میں ابھی تک اس کے متعلق کوئی بات نہیں اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ گو مسٹر جناح اور گاندھی جی سے وائسرائے ہند گفتگو کر چکے ہیں۔ لیکن جب تک ورکنگ کمیٹی کے اجلاسوں کے بعد ان دونوں اداروں کی طرف سے قطعی رائے کا اظہار نہ ہو جائے۔ حکومت نہیں کہہ سکتی کہ اسے کیا کرنا ہے۔ ان دونوں کے لیڈروں کی طرف سے تا حال ابھی کوئی قطعی رویہ اختیار نہیں کیا گیا لیکن جہانتک قیاسات کا تعلق ہے۔ اس بات کی پوری توقع ہے کہ یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ میں التوا

واردھا سے ۱۴ ستمبر کو رات گیارہ بجے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے جو اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ جنگ کے متعلق کانگرس کے رویہ کا موضوع چونکہ بہت اہم ہے۔ اس لئے کمیٹی اس کا فیصلہ پورے غور و فکر کے بعد کرنا چاہتی ہے۔ لہذا فی الحال اسے ملتوی کیا جاتا ہے۔ فیصلہ سے قبل یہ ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ کو اپنی پوزیشن کی وضاحت کا موقعہ دیا جائے۔ کمیٹی یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ اس جنگ سے اس کا مقصد کیا ہے۔ اگر محض جمہوریت کی حفاظت کا سوال ہے۔ تو حبشہ چیکوسلواکیہ اور مانچوریا کی آزادی پر حملہ کے وقت وہ کیوں خاموش رہی۔ نیز وہ بتائے کہ ہندوستان پر وہ جمہوریت کے اصول کو کس طرح نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان سب باتوں کا سوال اس لئے ضروری ہے۔ کہ تا اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جا سکے۔ اس دوران میں اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے۔ نیز اس سلسلہ میں دوسرے ضروری امور سرانجام دینے کے لئے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو۔ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد اور سردار پٹیل پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ صدر کانگرس نے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو ورکنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کر دیا ہے۔ بلکہ ایک خبر تو یہ بھی ہے کہ بابو راجندر پرشاد علالت کی وجہ سے صدارت سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ اور رام گڑھ سیشن تک صدارت بھی پنڈت جی کے سپرد کر دی جائے گی۔ اور آئندہ سال کے لئے مولانا ابو الکلام آزاد کو صدر بنایا جائے گا۔ کانگرس کے جنرل سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ایک اجلاس عنقریب طلب کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیرستان کی صورت حالات

شملہ سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ وزیرستان میں گذشتہ ہفتہ نسبتاً امن وامان سے گزرا۔ اور قبائلی سرگرمیاں محدود رہیں۔ کسی کسی مقام پر ان کی طرف سے گولیاں برسائی گئیں۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ دمدیل کی پائپ لائن پر بم پھینکے گئے۔ جس سے اسے خفیف سا نقصان پہنچا رزمک کے نواح میں پہاڑیوں میں جو قبائلی جمع تھے وہ سب کے سب منتشر ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب سڑک کے محافظوں کو کوئی دقت پیش نہیں آ رہی۔ مسعودیوں کے دو لیڈروں نے خود بخود اطاعت قبول کر لی ہے۔ اور آئندہ پر امن رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ ضلع بنوں کے شمال میں جو لشکر جمع تھے وہ بھی منتشر ہو گئے ہیں۔ حکومت نے ایک سو چالیس آدمیوں کو حملہ آوروں کی امداد کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔ اور ان کی گرفتاری میں کوئی مزاحمت نہیں کی گئی۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا بیان اور مسٹر بوس

۱۳ ستمبر کو ناگپور میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بوس نے کہا۔ گو پولینڈ ایک نیم فسطائی ملک ہے مگر چونکہ اس پر جرمنی نے اچانک حملہ کر دیا ہے۔ ہماری ہمدردی پولینڈ کے ساتھ ہے۔ مگر یہ امر بہت ہی قابل رحم ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی پانچ روز کے غور و فکر کے باوجود اب تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اسے چاہیئے کہ برطانیہ کے سامنے اپنا قومی مطالبہ پیش کر کے چھ ماہ کا الٹی میٹم دیدے۔ اگر میری اس تجویز پر قبل ازیں عمل کیا جاتا تو آج صورت حالات بالکل مختلف ہوتی۔ میں کسی کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ مگر اپنے زور بازو سے اپنا نصب العین حاصل کرنیکا آج نادر موقع ہے۔ کانگرس کوئی لبرل فیڈریشن نہیں ہے۔ اس کا رستہ صاف ہے۔ جس پر چلنے کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہے۔ مگر آئینی پروگرام اختیار کرنے سے لوگ جد وجہد

اہم غیر ملکی حالات

چیکوسلواکیہ کی نئی حکومت کا قیام

لنڈن سے ۱۴ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈاکٹر بینیس کی صدارت میں فرانس میں چیکوسلواکیہ کی ایک عارضی حکومت قائم کی گئی ہے۔ اور حکومت فرانس و برطانیہ اسے تسلیم کر لینے کے سوال پر غور کر رہی ہیں۔ چیکوسلواکیہ کی نئی حکومت کو جمہوریتوں نے تاحال تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس نئی حکومت کو تسلیم کرنے میں کوئی آئینی روک بھی نہیں۔ اس ملک پر جب جرمنی نے قبضہ کیا تو ہزاروں چیک وہاں سے نکل کر فرانس میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ اور بہت بڑی تعداد آغاز جنگ کے بعد جرمنوں کی مزاحمت کے باوجود یہاں آ چکی ہے۔ ان سب نے مل کر یہاں ایک چیک فوج تیار کی ہے۔ چیک دھڑا دھڑ اس میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ کئی ڈویژن تیار ہو چکے ہیں۔ اور عنقریب میدان میں آ کر جرمنی کے خلاف نبرد آزما ہونگے۔ اور اپنے وطن کی آزادی کے لئے بھی سعی کریں گے۔ چیک فوج تمام کی تمام فرانس کی سپریم وار کونسل کے ماتحت سمجھی جائے گی۔ گو اس کے افسروں کے ہاتھ میں ہی تمام انتظام ہوگا۔ چیکوسلواکیہ سے جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ وہاں بھی لوگ جرمنی کے سخت خلاف ہیں۔ اور حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ بہت جلد سارے ملک میں جرمنی کے خلاف ایک عام بغاوت کا رونما ہونا یقینی سمجھا جاتا ہے۔ سلواکیہ کے دو ڈویژنوں کی بغاوت کی خبر پہلے آ چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ دو سو ٹینک ایک سو میدانی توپیں اور بہت سا اسلحہ لے کر پولینڈ کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اور اب جرمن افواج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس وقت جو سلواک فوجیں جرمنوں کے ساتھ ہیں۔ ان کو جرمن فوج کے آگے رکھا جاتا ہے۔ تا اگر وہ بغاوت کریں۔ تو ان پر آتشباری کی جا سکے۔ حکومت جرمنی نے حکم دیا ہے کہ چیک مزدور کارخانوں کے اندر یا باہر سیاسی مسائل پر گفتگو نہ کیا کریں۔ ایسا کرنے والے کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ برطانوی پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے جن مقاصد کے لئے جنگ میں شرکت کی ہے کیا ان میں جرمنی کے پنجہ استبداد سے چیکوں کو آزاد کرانا بھی شامل ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ حکومت نے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اور جس کی حفاظت کے لئے وہ جنگ میں شامل ہوئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہمارے مقاصد صاف طور پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر بینیش کے نام جو پیغام بھیجا تھا۔ اس میں بھی برطانوی مقاصد کو واضح کر دیا تھا۔ ہم اپنے اصول کی فتح کے لئے منتظر ہیں۔ کہ تا غیر ملکی اقتدار سے چیکوسلواکیہ کے باشندوں کو نجات دلائی جا سکے۔

جرمنی کی سفاکانہ بمباری اور حکومت برطانیہ

گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہٹلر نے پولینڈ کے غیر مصافی شہریوں پر بھی بے دریغ بم برسانے کا حکم دیدیا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ بھی جرمن افواج کی مزاحمت کرتے ہیں۔ ۱۴ ستمبر کو مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے دارالعوام میں اس کے متعلق کہا۔ کہ ہٹلر کا یہ حکم ان وعدوں کے خلاف ہے جو اس نے اپنی ریشتاغ والی تقریر نیز مسٹر روز ویلٹ کی اپیل کے جواب میں کئے تھے۔ ہم نے بمباری کو صرف مصافی علاقوں تک محدود رکھنے کا جو وعدہ کیا ہوا ہے وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ دشمن بھی اس کا خیال رکھے۔ اور جب جرمنی نے اس شرط کو پورا نہیں کیا۔ تو ہم پر بھی کوئی پابندی نہیں۔ اور ہم اس بارہ میں بالکل آزاد ہیں۔ کہ جو مناسب سمجھیں کریں۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ برطانوی طیارے محض خوف طاری کرنے کے لئے عورتوں اور بچوں پر بم نہیں برسائیں گے۔

لارڈ ہیلی فیکس نے اسی موضوع پر دارالامراء میں ایک بیان دیا۔ جس میں بتایا۔ کہ جب برطانوی سفیر مقیم برلن سر نیول ہینڈرسن نے جرمن حکومت سے پاسپورٹ طلب کیا۔ تو ساتھ ہی ایک نوٹ بھیجا تھا۔ جس میں دریافت کیا تھا۔ کہ کیا جنگ کے دوران میں جرمن

گورنمنٹ اس بات کا خیال رکھے گی۔ کہ زہریلی گیس کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور اس کے متعلق جنیوا میں جو قواعد مرتب ہو چکے ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہوگی۔ اس کے جواب میں جرمن گورنمنٹ نے سوس قونصل کی معرفت جواب دیا تھا۔ کہ اگر دوسری حکومتوں نے اس بات کا خیال رکھا۔ تو جرمنی بھی ضرور اس کا خیال رکھے گی۔ لیکن ان سب وعدوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آج جرمن طیارے کسی انتباہ کے بغیر کھلی آبادیوں۔ ٹریفوں بلکہ ہسپتالوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ اور کئی بچوں اور چھوٹی لڑکیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ امریکن سفیر نے اس قسم کے کئی واقعات کی اطلاع اپنی حکومت کو دی ہے

جنوبی امریکہ میں جرمنی کے بحری اڈے بنانے کی کوشش

جیسا کہ قبل ازیں یہ خبر دی جا چکی ہے۔ تمام سمندروں سے جرمن جہازوں کو نکالا جا رہا ہے۔ ان میں سے اکثر اس وقت غیر جانبدار ممالک کی بندرگاہوں میں پناہ گزین ہیں۔ اور بہت سے برطانوی جہازوں کی حراست میں ہیں۔ اور اس طرح چونکہ جرمنی کے لئے سخت مشکلات پیدا کر دی گئی ہیں۔ اس لئے وہ نئے رستے تلاش کر رہا ہے لنڈن سے ۱۴ ستمبر کو برطانوی حکومت کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایسی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ جنوبی امریکہ کے جنوبی اور وسطی ممالک کے ساحلوں پر اپنی آبدوزوں اور ہوائی جہازوں کے لئے اڈے بنانے کی کوشش میں ہے۔ اس لئے تمام برطانوی سفراء کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ تمام متعلقہ حکومتوں کی توجہ اس طرف منعطف کرائیں۔ اور ان پر یہ امر واضح کر دیں۔ کہ اگر انہوں نے جرمنی کو ایسا کرنے دیا۔ تو وہ غیر جانبداری کے معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والے سمجھے جائینگے۔ اس اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں پہلے سے امید تھی کہ آغاز جنگ کے پہلے ایک دو ہفتوں میں برطانوی جہاز ڈوبے جائینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر اب ایسا انتظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لسٹورین کے متعلق سید محمد مسعود صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوائی ریسٹورین کی بابت میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ فی الواقعہ مفید دوائی آپ نے پیش کی ہے خدا آپ کی سعی کو بابرکت کرے۔ ریسٹورین کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لا کر دوبارہ نئی زندگی بخشنے والی ہے۔ زیادہ تعریف فضول منگوا کر اس کے حیرت انگیز فوائد کو ملاحظہ فرمائیں نہایت عجیب چیز ہے۔ قیمت صرف دو روپے علاوہ محصول پتہ :- ریسٹورین لیبارٹری پروپرائٹر سید خواجہ علی قادیان - پنجاب

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۲½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۱۴ ستمبر حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی کا یہ پروپیگنڈا بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ برطانیہ نے عرب ممالک میں دہشت پھیلا کر اپنے ساتھ ملایا ہے۔ عرب تاج برطانیہ کے دیرینہ وفادار ہیں اور تمام عرب اخبارات برطانیہ کی حمایت کر رہے ہیں۔

حکومت نے بعض اشیاء کی درآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔ بالخصوص موٹروں کی آمد پر اس کے علاوہ اسلحہ ٹائپ رائٹر اور بعض دیگر اشیاء پر بھی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔

برطانوی پریس نے ہٹلر کے شہریوں پر بم باری کے فیصلہ کی سخت مذمت کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ یہ فیصلہ رائے عامہ کو جرمنی کے سخت خلاف کر دے گا۔

ایک برطانوی جہاز "بمبیر لوگی" پر ایک جرمن آبدوز نے حملہ کر کے اسے غرق کر دیا۔ مگر مسافر اور ملاح بچا لئے گئے

وزارت اطلاعات نے حکم دیا ہے کہ اخبارات آئندہ کوئی خبر منظوری کے بغیر شائع نہ کریں۔

آج ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے لنڈن کے کارخانہ جہاز سازی اور بندرگاہ کا معائنہ کیا۔ ملک معظم اسوقت بحری افسر کی وردی زیب تن کئے ہوئے تھے۔

جنگی ضروریات کے پیش نظر حکومت برطانیہ نے ایک منسٹری آف سپنگ قائم کی ہے۔ یہ بالکل نیا محکمہ ہے۔

جرمنی کی خبریں

پیرس ۱۴ ستمبر جرمن خبر رساں ایجنسی کی طرف سے ایک بیان میں اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں ساربروکن اور ہومبرگ کے درمیان بڑھ آئی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی دعوے کیا گیا ہے کہ ان کی پیش قدمی بارود کی سرنگوں اور توپوں کی گولہ باری نے روک لی ہے

باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جرمنی کے ۷۰ ڈویژنوں میں سے کم از کم ۱۱ ڈویژن پولینڈ سے مغربی محاذ پر منتقل کر دئے گئے یا منتقل کئے جا رہے ہیں۔

لکسمبرگ کے جنوب کے ایک گاؤں میں خوفناک دھماکے سے زلزلہ طاری ہو گیا۔ یہ دھماکا اس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ جرمنوں نے اپنی سرحد پر ایک ریلوے لائن اڑا دی جو میٹز اور ٹرائیر کو ملاتی تھی ریلوے لائن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اڑ کر لکسمبرگ میں بھی آگرے۔

معلوم ہوا ہے کہ ٹرائیر سے (جو جرمنی میں دریائے موزیل کے دائیں کنارے پر واقع ہے) غیر معافی آبادی کا اخراج عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اب تک محاذ جنگ کے اس خطہ پر بالکل امن اور خاموشی تھی

لنڈن ۱۴ ستمبر آج برلن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ڈینیا کے محاذ پر پولش افواج نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو جرمن افواج کے حوالہ کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ بندرگاہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جرمن فوجوں نے ماؤلن کے قلعہ پر قبضہ کر لیا جو وارسا سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جرمن فوجیں لبلن سے کوف جانے والی سڑک تک پہنچ گئی ہیں۔ اور چند ڈویژن دریائے وسچولا کو عبور کر کے پیش قدمی کر رہے ہیں۔

برلن ۱۴ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر آج بعد دوپہر فاتحانہ انداز سے لوڈز میں داخل ہوا۔

جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ اس کی افواج نے ساربروکن سے چار میل جنوب مغرب کی ایک پہاڑی فرانس سے دوبارہ چھین لی ہے۔

جرمن ہائی کمانڈ نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے۔ کہ جرمن افواج کو مشرقی محاذ پر فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ دشمن کی ۱۴۸ توپیں اور ۳۸ مسلح کاریں ہمارے قبضہ میں آ گئی ہیں۔ ساٹھ ہزار پول فوجی قیدی بنائے گئے ہیں۔ وارسا کا پوری طرح محاصرہ کیا جا چکا ہے۔ زوبیکا کے شمال میں پول فوج کے ۱۸ ڈویژنوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

برسیلز ۱۴ ستمبر جرمن افواج میں سے سپاہی بھاگ کر بلجیم میں داخل ہو رہے ہیں۔ جن کو غیر مسلح کر دیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۴ ستمبر جرمنی میں ہر اس شخص کو گولی مار دی جاتی ہے۔ جو ریڈیو پر کوئی غیر ملکی پروگرام سنے۔ نازی گورنمنٹ بہت تشدد سے کام لے رہی ہے۔

ایک جرمن اقتصادی مشن ترکی کے ساتھ معاہدہ کرنے گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نے اسے یہ کہ کر واپس کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی ظالم قوم کے ساتھ معاہدہ نہیں کرنا چاہتی۔

سلواکیہ میں جنگ کے خلاف بے چینی بڑھ رہی ہے۔ وہاں سے قریباً دس ہزار فوجی بھاگ کر ہنگری چلے گئے ہیں۔ جہاں ان سب کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔

برطانوی بندرگاہوں پر بم باری کرنے کے لئے جرمن ہائی کمانڈ نے تین ہزار جہاز بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جرمنی میں یہ بات تسلیم کی جا رہی ہے۔ کہ برطانوی ناکہ بندی کی وجہ سے اسے بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور اس کی پوزیشن بہت مخدوش ہو گئی ہے۔

کوپن ہیگن ۱۴ ستمبر ایک جرمن فوجی افسر نے ایک انٹرویو میں کہا کہ پولینڈ میں ہمارے لئے پولوں کو گرفتار کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹینکوں کے پیچھے سے حملہ کر دیں۔ اس لئے ہم نے کوئی گرفتاریاں نہیں کیں۔ بلکہ جو سامنے آیا گولی سے اڑا دیا گیا۔ پولینڈ کو سر کرنا آسان نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے ہمیں پولینڈ کے ہر ایک سپاہی کو ہلاک کرنا پڑے گا۔

روما۔ ۱۴ ستمبر حکومت جرمنی نے رومانیہ سے چار لاکھ ٹن تیل کے بیج خریدے ہیں۔ جو یوگوسلاویہ کے رستے وہاں پہنچائے جائیں گے۔

امریکہ میں مقیم جرمنوں نے صدر روزویلٹ کو لکھا ہے۔ کہ بر حالات موجودہ ہٹلر ہماری ہمدردی کا مستحق نہیں

ہیگ ۱۴ ستمبر چند روز ہوئے بعض جرمن طیارے پرواز کے وقت ہالینڈ کے علاقہ میں داخل ہو گئے تھے۔ اور اس کے ایک طیارہ کو بھی تباہ کر دیا تھا۔ اس کے متعلق حکومت جرمنی نے ہالینڈ سے معافی مانگ لی ہے۔ اور تباہ شدہ طیارہ کے معاوضہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے

پولینڈ کی خبریں

پیرس ۱۴ ستمبر وارسا کے براڈکاسٹنگ سٹیشن سے جرمنوں کے اس دعوٹی کی تردید کی گئی ہے کہ جرمنوں نے مودلین پر قبضہ کر لیا ہے۔ پولش براڈکاسٹنگ سٹیشن کا بیان ہے۔ کہ جرمن فوج نے اس شہر پر حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دئے گئے (شہر مودلین وارسا سے شمال مغربی جانب ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جو نپولین نے بسایا تھا۔)

وارسا سے مشرقی جانب کالسزئین کے نواح میں پولش افواج جرمن افواج کا شدید مقابلہ کر رہی ہیں۔ لیکن جرمن ٹینکوں اور مسلح کاروں کے شدید دباؤ کے باعث پسپا ہو رہی ہیں۔ امینوپول کے قریب جرمنوں نے دریائے سیحولا کو عبور کر لیا ہے۔

پولوں کا دعوٹی ہے۔ کہ وارسا کے شمال میں پولش فوج نے جرمنوں کے دو ڈویژنوں کو شکست فاش دی ہے۔ اور کثیر تعداد میں اسلحہ حاصل کرنے کے علاوہ ایک ہزار جرمن اسیر بنا لئے گئے ہیں

ایک اور پولش بیان مظہر ہے۔ کہ وارسا پر فضائی حملوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ کل ایک فضائی حملہ میں ۷۰ جرمن طیاروں نے حصہ لیا جس سے بے شمار پرائیوٹ مکانات تباہ ہو گئے اور ۶۰ آدمی ہلاک ہوئے پولوں کا دعوٹی ہے کہ ۳۰ جرمن طیارے گرا لئے گئے ہیں۔

مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ کل کے اعلان کے مطابق جرمنوں کی طرف سے پولش فوجوں کے علاوہ ذرائع آمدورفت ریلوے لائنوں۔ کھلے شہروں اور دیہات پر بمباری کا سلسلہ شروع ہو گیا

وارسا کے میئر نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ دارالحکومت کی حفاظت کے لئے جو رضاکاروں کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ شہر کے باشندوں نے اس پر لبیک کہا ہے مزید کہا ہے کہ شہر کے دروازوں پر دشمن کے حملوں کا جواب دیا جائے گا۔ اور اسی مقام سے جنگ کا رخ اور دشمن کا منہ پھیر دیا جائیگا۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ پولینڈ کے ایک سرکاری اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ آج پولش فوج نے دو جرمن ڈویژنوں کو شکست فاش دی۔ ایک ہزار جرمن سپاہی قید کر لئے اور بہت سا اسلحہ و سامان جنگ قبضہ میں کر لیا۔ جرمن طیارے دیہات اور شہروں پر نہایت بے رحمی سے گولہ باری کر رہے ہیں۔ آج ستر جرمن طیاروں نے وارسا پر حملہ کیا جن میں سے بیس کو نیچے گرا لیا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے۔

پولینڈ کے ذمہ وار حکام کا اندازہ ہے کہ جرمنی کے جو طیارے ان کے ملک پر حملہ کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد ۵ ہزار ہے جن میں سے تین ہزار بمبار ہیں۔ پولینڈ کے جنوب مغرب میں جو اس کے صنعتی مرکز تھے۔ وہ بھی اب اس سے چھن گئے ہیں۔

وارسا سے بذریعہ ریڈیو اعلان کیا گیا ہے کہ شہر میں حسب معمول کاروبار ہو رہا ہے۔ عدالتیں باقاعدہ کھلتی ہیں۔ بنک ڈاک خانہ اور تمام سرکاری اداروں میں حسب معمول کام ہوتا ہے۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۴ ستمبر۔ حکومت فرانس کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ گذشتہ چند ایام میں فرانسیسی افواج نے جس علاقہ پر قبضہ کیا ہے وہاں پوزیشن مستحکم کر لی گئی ہے۔ فرانس کا بحری بیڑہ دشمن کی آبدوزوں کے خلاف شدید اقدام کر رہا ہے۔ خرابیٔ موسم کے باعث فرانسیسی طیاروں کی سرگرمیاں کم رہی ہیں۔

مغربی محاذ جنگ کے مقام سار بروکن کے محاذ میں فرانسیسی افواج باقاعدہ بڑھتی جا رہی تھیں۔ اس وقت فرانسیسی فوج کے ہراول نے ان پہاڑیوں پر مورچے جما لئے ہیں۔ جو سار بروکن سے صرف ۲ میل دور ہیں۔ اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ جرمنی کی طرف سے شدید بمباری ہو رہی ہے لیکن فرانسیسی فوجیں اس کا ترکی بہ ترکی جواب دے رہی ہیں۔

حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں۔ طیاروں۔ توپخانہ اور بھاری ٹینکوں نے میگنٹ لائن پر شدید بمباری کی مگر اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس کے بالمقابل فرانسیسی افواج کی پیش قدمی جاری ہے۔ اس علاقہ میں جرمنی کی کوئلہ کی کانیں ہیں۔

فرانس میں ایک نئی جنگی وزارت قائم ہوئی ہے جس میں ایم دلادیہ وزیر اعظم وزیر جنگ اور وزیر خارجہ مقرر ہوئے ہیں۔ مختلف محکموں کے الگ الگ سکرٹری آپ کے ماتحت مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ بحری جہازوں کی لڑائیوں میں دشمن کا جو مال ہاتھ آئے گا۔ اس کا نصف حکومت کے خزانہ میں جائیگا۔ ۲۵ فیصدی افسران جہاز اور باقی دیگر عملہ میں تقسیم ہوگا۔

بعض تاجروں نے جنگ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اشیاء کو گراں قیمتوں پر فروخت کرنا شروع کر دیا تھا جنہیں گرفتار کر لیا گیا۔ گیس سے محفوظ رہنے کی نقابیں بھی یہ لوگ گراں بیچتے تھے۔

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۱۴ ستمبر۔ حضور نظام نے اپنا دہلی والا محل مرکزی حکومت ہند کو استعمال کرنے کے لئے دیدیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ موسم سرما میں یہاں بعض سرکاری دفاتر منتقل کئے جائیں گے۔

چونکہ خطرہ ہے کہ جنگ کی وجہ سے بعض اقتصادی مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لئے حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بھاکڑہ پراجیکٹ سکیم کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے اس سکیم پر سات کروڑ روپیہ کے خرچ کا اندازہ تھا۔ سابقہ فیصلہ کے مطابق ہر اپریل ۱۹۴۰ء میں جاری ہونی تھی۔

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ جہاز دالی پہنچنے والے نے جنگ کی وجہ سے سامان تجارت غیر ممالک کو لے جانے سے انکار کر دیا ہے۔ برآمد بالکل رک گئی ہے۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کو مناسب اقدام کرنا چاہیئے۔

میڈیکل ریزرو کے باقی ماندہ حصوں کو بھی عنقریب طلب کیا جا رہا ہے علاوہ ازیں ہندوستانی کے بجائے حسب ضرورت ریزرو فوجیں طلب کی جا رہی ہیں۔ ٹریٹوریل فورس کے بارہ بٹالین طلب کئے جا چکے ہیں۔

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ اس ہفتہ انگلستان جانے والے ڈاک کے جہاز کی روانگی کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ سٹیشن ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ شام کی خبریں نو سے سوا نو بجے تک کی بجائے نو سے نو بجکر بیس منٹ تک سنائی جایا کریں گی۔

متفرق خبریں

ملتان ۱۴ ستمبر۔ ملک عبد الغفور جنرل سکرٹری مجلس احرار ملتان اور مولوی شیخ احمد وائس پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ مجلس احرار ملتان کو زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس گرفتار کر لیا گیا ہے۔

واردھا ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کانگرس کیبنٹ کی تشکیل از سر نو عمل میں لائی جائیگی چونکہ راجندر بابو کی صحت خراب ہے اس لئے وہ ڈاکٹری مشورہ پر عمل کرتے ہوئے صدارت سے مستعفی ہو جائیں گے اس کے بعد کانگرس کے اجلاس رام گڑھ تک کے وقفے کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو صدر ہونگے کانگرس کے ذمہ دار حلقوں میں آئندہ صدارت کے لئے مولانا ابو الکلام آزاد کا نام لیا جا رہا ہے۔

انقرہ ۱۴ ستمبر۔ حکومت ترکیہ کے وزیر امور خارجہ نے پارلیمنٹ میں آج اعلان کیا کہ حکومت ترکیہ موجودہ جنگ میں برطانیہ و فرانس کی مدد کرے گی۔ اور عنقریب ہی باہمی امداد کا معاہدہ تکمیل پذیر ہو جائے گا۔

حکومت ترکی نے تمام ٹوکل اخباروں کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنی حدود میں تمام اندرون ملک گروں۔ اپاہجوں اور بیماروں کو پندرہ روز کے اندر اندر پناہ گاہوں میں رکھنے کا انتظام کریں۔ اس کے بعد کوئی باہر نظر نہ آئے۔ ان کے خورو نوش کا انتظام بھی انہی کو کرنا ہوگا۔ اور اس غرض سے دو شہریوں پر ٹیکس لگانے کی مجاز قرار دیدی گئی ہیں۔

منچوریا کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ روسی افواج منگولین محاذ پر جاپانی افواج کو چیرتی ہوئی جاپانی علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں روسی فوجیں اٹھارہ میل کے محاذ میں تین میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

ترکی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے اعلان کیا۔ کہ حکومت فرانس کے ساتھ باہمی امداد کا معاہدہ ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائیگا۔

لکھنؤ ۱۴ ستمبر۔ تحریک خاکسار کے لیڈر مشرقی صاحب کو مع ان کے چھ ساتھیوں کے ملیح آباد کے سٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے لئے یو۔پی جا رہے تھے۔

جدہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مملکت سعودیہ میں بہت جلد جنگی اسلحہ کے کارخانے کھلنے والے ہیں۔ ایک ذمہ دار عرب نے وکالت العربیہ کے نمائندے سے بیان کیا کہ یورپ کی موجودہ غیر متوازی حالت نے حکومت حجاز کو اس اقدام پر مجبور کر دیا ہے یہ اطلاع بالکل غلط ہے کہ حکومت حجاز جرمنی سے اسلحہ خرید رہی ہے۔ ایک دفعہ پہلے حکومت حجاز اور حکومت یمن نے اسلحہ کے لئے جرمنی کو آرڈر دیا تھا۔ مگر اس نے جو اسلحہ مہیا کئے وہ اتنے ناکارہ اور پرانے تھے کہ کسی طرح استعمال ہی نہیں لائے جا سکتے۔

بمبئی ۱۴ ستمبر آج یہاں سونے کا بھاؤ ۴۰/۸ چاندی ۵۸/۴ اور پونڈ ۲۶/۶/۲ ہے

جڑانوالہ میں گھی خالص ۴۲/۸ گندم دڑہ ۲/۸ ۵۹۱ ۲/۱۱/۰ نخود ۳/۸/۰ توریہ ۶/۶ ۴

گوجرہ میں گندم ۵۹۱ ۲/۹/۹ دڑہ ۲/۷/۰ نخود ۳/۶/۳ توریہ ۶/۷/۲ مرچ ڈنڈی دار ۸/۰/۰ لائل پور میں گھی ۴۲/۰ گندم ۵۹۱ ۳/۱۲/۰ دڑہ ۲/۰/۰ چنے ۲/۱۲/۶ گڑ نیا ۱۱/۰ شکر ۹/۸/۰

سٹاک ہالم ۱۴ ستمبر۔ ایک غیر ملکی طیارہ سویڈن کی حدود میں مصروف پرواز تھا۔ کہ سرحدی حکام نے اسے نیچے اتار کر ضبط کر لیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah